سوال

(57) حائضہ اور جنبی کا مسجد میں داخلہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں حائضہ عورت اور جنبی کا مسجد میں آنا حلال نہیں کرتا (عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنن ابی داود: 232) آپ نے اسے حسن کہا ہے جبکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ عبدالرؤف نے ضعیف کہا ہے مفصل دلائل سے آپ اپنا "حسن" کا حکم ثابت کریں؟ (محسن سلفی، کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روایت مذکورہ کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے السنن الکبریٰ (2/442،443) میں ابوداود کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے ابن خذیمہ (1327) اور ابن سید الناس نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن القطان الفاسی اسے حسن قرار دیتے تھے جبکہ ابن حزم اور عبدالحق الاشبیلی اسے ضعیف سمجھتے تھے۔

یہ روایت افلت بن خلیفہ نے جسرہ بنت دجاجہ: سمعت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سند سے بیان کی ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک یہ سن حسن ہے۔

افلت بن خلیفہ کے بارے میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے "ماأری بہ بأساً" اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے صالح کہا۔ ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیا۔ ابن خذیمہ نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔

ابو حاتم الرازی نے کہا "شیخ"

حافظ ذہبی بتاتے ہیں کہ "شیخ" کا لفظ نہ جرح ہے اور نہ توثیق اور استقراء سے آپ پر ظاہر ہوجائے گا کہ وہ (ابو حاتم کے نزدیک) حجت نہیں ہے۔

(میزان الاعتدال ج2ص385 ترجمۃ العباس بن الفضل العدنی)

کسی راوی کا (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شعبہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما کی طرح روایت میں) حجت نہ ہونا، مجروح ہونے کی دلیل نہیں ہے بشرط یہ کہ اس کی توثیق بھی موجود ہو۔ لہذا افلت مذکور کم از کم حسن الحدیث راوی تھے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: "صدوق (تقریب التہذیب: 546)

حافظ ذہبی نے بھی انھیں "صدوق" ہی لکھا ہے۔ (الکاشف 1/85)

ان پر ابن حزم، بغوی اور خطابی کی جرح مردود ہے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جرح باسند صحیح ثابت نہیں۔

جسرہ بنت دجاجہ کو امام معتدل العجلی، ابن خذیمہ اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "عند جسرة عجائب" جسرہ کے پاس عجیب روایتیں ہیں۔

ابن القطان الفاسی کے نزدیک یہ جرح اس روایت کے ساقط ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ جسرہ پر ابن حزم کی جرح بھی باطل ہے لہذا راجح یہی ہے کہ جسرہ مذکورہ کی روایت حسن ہوتی ہے۔ اس روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں لہذا یہ ان کے ساتھ صحیح لغیرہ ہے۔ والحمدللہ۔ (شہادت، مئی 2003ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ205

محدث فتویٰ